ہی میں جناب حضرت شاہ غلام علی صاحبؒ آپ کو توجہ دیا کرتے تھے۔ جب بڑے ہوئے اپنے والد ماجد سے بیعت کی اور طرح طرح کا فیض حاصل کیا۔ بعد ان کے انتقال کے جناب مرزا شاہ غفور بیگ سے کہ بڑے خلفائے حضرت شاہ غلام علی صاحب سے تھے اور قوۃ نسبت بدرجۂ کمال رکھتے تھے۔ ہزار دو ہزار فیض حاصل کئے۔ اوقات آپ کی ایسی خوب ہے کہ اگلے زمانے کے اچھے اچھے دین دار لوگوں کی بھی شاید ایسی ہوئی ہوگی، مسجد میں بیٹھے رہنا اور طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو برتنا دن رات آپ کا کام ہے۔ خوشا حال اس شخص کا جو اپنے نبیؐ کے طریقہ کو برتے اور دنیا و مافیہا سے خبر نہ رکھے۔ اس قدر اتباع سنت اختیار کیا ہے اگر آپ کو آسمان و زمین کے رہنے والے محی السنۃ و قامع البدعۃ کہہ کر پکاریں تو بجا ہے۔ ان کے نزدیک سوائے انحراف کم تر حکم شریعت کے سخت سے سخت کوئی مصیبت نہیں۔ ارتکاب اس امر خلاف سنت کا جس کو ہم کم بخت لوگ بال سے کم جانتے ہیں ان کے نزدیک امر محال ہے۔ اس تقویٰ اور ورع کو خیال کرو کہ صرف اس خیال سے کہ ہندوستان میں جو طریق بیع و شراء بعض بعض فواکہ وغیرہ کا جاری ہے وہ از روئے شرع شریف کے درست نہیں، اُن چیزوں کے مزہ سے واقف نہیں۔ جب کوئی ایسا کرے تو معلوم ہو میری زبان نہیں جو میں آپ کی ادنیٰ سے ادنیٰ صفت کی تعریف کرسکوں۔ صرف اتباع سنت کے لئے ہزارہا نعمت دُنیا سے دوں پر لات ماری ہے اور گوشہ نشینی اختیار کی ہے۔ ملاقات اور مکالمات میں ہرگز پیروی سنت نہیں چھوڑتے۔ اور ادنیٰ سنت کے ترک سے کسی چیز کو بُرا نہیں جانتے۔ فنا فی السنت اور محو فی الشریعت اور شہسوار میدان طریقت۔ اگر پوچھو تو آپ کی ذات فیض آیات ہے۔ پس جس شخص کا ادنیٰ ادنیٰ باتوں میں یہ حال ہو تو پھر خیال کرو کہ بڑی بڑی باتوں میں کیا درجۂ احتیاط اور کیا رتبۂ اتقا ہوگا۔ اللھم بارک فی عمرہ وارفع درجتہ فی الدارین۔ آمین یارب العالمین۔

شاہ عبدالغنی وحید زماں   نازش علم و عارف باللہ

سال نقلش شنیدم از ہاتف   بہترین محدثین اے آہ

جناب محمد حفیظ اللہ پھلواری

سندھ کا ایک قدیم رسم الخط

سندھ میں عربی حکومتیں قائم ہوئیں تو مستقل اثرات یہاں قائم ہوئے۔ صنعت و حرفت، تجارت، زراعت میں ہندو مسلمان برابر کے شریک تھے۔ مقدسی اور ادریسی کے بقول نہایت شائستہ شہری تھے۔ اصطخری (۳۴۰ھ) کے بیان کے مطابق اکثر لوگ عربی اور سندھی بھی بولتے تھے۔ ابن حوقل (۳۶۷ھ) بھی یہاں کے طرزِ زبان کے متعلق لکھتا ہے کہ عربی اور سندھی بولی جاتی تھی۔

مولانا حبیب الرحمٰن شیروانی کے بیان کے مطابق اندرونی اور بیرونی بولیوں کا سب سے پہلا سنگھم سندھ علاقہ ہے جہاں عرب ۷۱۱ء میں آئے۔ ان کی زبان عربی تھی اس لئے اس زبان کا رواج ان کے عہد میں ہوا۔ اور یہ زبان سندھی کے دوش بہ دوش زبانوں پر رواں ہوئی۔[۱]

علامہ سید سلیمان ندویؒ فرماتے ہیں کہ

متعاصرانہ شہادتوں کی بنا پر ماننا پڑے گا کہ عربی، فارسی کا میل جول بھاشاؤں

۱؎ مضمون، اردو پر ایک اجمالی نظر

کے ساتھ ہندوستان کے جس حصے میں پہلے ہوا وہ سندھ ہے جس کی حد اس زمانے میں ملتان سے لے کر بھکر اور ٹھٹھ کے سواحل تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس زمانے میں ایران، ترکستان اور خراسان سے ہندوستان آنے کا راستہ ملتا تھا۔

مسلمانوں کی عربی، فارسی سب سے پہلے ہندوستان کی جس دیسی زبان سے مخلوط ہوئی وہ سندھی اور ملتانی ہے۔ اس کے بعد پنجابی اور پھر اس کے بعد دہلوی۔"

وادیٔ سندھ کے قدیم باشندے لکھنا پڑھنا اچھی طرح جانتے تھے اور اس باب میں انھیں جملہ اہلِ ہند پر فضیلت اور صدیوں تک تقدم حاصل ہے۔ موئن جو ڈڑو (ضلع لاڑکانہ) میں صدہا گول اور چوکور مُہریں یا لوحیں ملی ہیں، ان پر تصاویر کے علاوہ مختصر عبارتیں کندہ ہیں۔ افسوس ہے کہ اس قدیم پاکستانی تحریر کو ابھی تک پڑھا نہیں جاسکا۔ لیکن اتنا صاف ظاہر ہے کہ یہ مصریوں کے تصویری خط سے بعد کی ایجاد ہے اور عراق عرب کے سُمیری رسم خط کی طرح صوتی اُصول پر لکھا جانے لگا تھا یعنی ہر علامت ایک آواز یا حرف کا کام دیتی تھی یہ علامتیں سُمیری حُروف سے مُشابہ ہیں لیکن ان کی آوازیں وہ نہیں پائی گئیں اور زبان بھی مختلف ہوگئی ہے۔ علامتیں خاص طرح صاف اور واضح بنی ہوئی ہیں اور لکھنے کا رُخ سُمیری یا آج کل کی طرح دائیں سے بائیں ہاتھ کی طرف ہے۔ [1]

سندھ کے سب سے بڑے فاضل ڈاکٹر داؤد پوتا لکھتے ہیں:

"سندھی ایک پرانی زبان ہے جس کا سلسلہ براہِ راست جاکر پراکت کی بولی "وراچڈ" سے ملتا ہے۔ یہ بات قطعیت سے نہیں کہی جاسکتی ہے کہ یہ بول چال کی زبان کب بنی لیکن عرب سیاحوں مثلاً الاصطخری اور المقدسی کے ہاں جو بارھویں صدی میں سندھ میں وارد ہوئے تھے، یہ ذکر ملتا ہے کہ دیبل، منصورہ اور ملتان میں

---

[1] مقدمہ تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت۔ جلد اول سید ہاشمی فریدآبادی

عربی اور سندھی زبانیں بولی جاتی تھیں، جہاں تک سندھ کے قدیم رسم الخط کا تعلق ہے، البیرونی (۹۷۳ تا ۱۰۴۸ء) اپنی کتاب الہند میں لکھتا ہے کہ جنوبی سندھ میں ساحلی علاقوں کے قریب ملواڑی رسم الخط مستعمل تھا اور بعض حصوں میں اردھ ناگری استعمال کرتے تھے، یہ معلوم نہیں کہ یہ دونوں رسم الخط کب عربی رسم الخط سے مبدل ہوئے، لیکن یہ تبدیلی لازماً بتدریج ہوئی ہوگی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب سندھ کی آبادی مسلمان ہوئی تو پرانا رسم الخط متروک ہوا اور قرآن کی زبان نے اس کی جگہ لے لی۔" [1]

سرمارٹیمر وھیلر لکھتا ہے کہ

"مسیح ؑ سے تقریباً ڈھائی ہزار سال قبل وادئ سندھ کے بعض لوگوں نے اتنی ترقی کرلی تھی کہ ان کے دو شہروں کا شمار دنیائے قدیم کے مشہور ترین شہروں میں ہوتا تھا ان میں سے ایک شہر ہڑپا تھا جو پنجاب کے ضلع منٹگمری کے قریب واقع تھا اور دوسرے شہر کا نام اب موہن جو دڑو ہے جس کے آثار سندھ میں ملے ہیں اور جس کا شمار اہم ترین شہروں میں ہے ....

اس تہذیب کے سربستہ رازوں میں بڑا راز وہ خاص رسم الخط ہے جو اکثر مہروں پر اور بعض ستونوں پر بھی کندہ ملتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے اس رسم الخط کو پڑھنے کی کوشش ہے مگر ابھی تک کوئی شخص اسے تسلی بخش طور پر نہیں پڑھ سکا۔" [2]

محمد بن اسحاق بن ندیم وراق کا بیان ہے کہ سندھ کے لوگ مختلف زبانوں اور مختلف مذہبوں کے حامل ہیں اور ان کے ہاں گوناگوں اسالیب کتابت رائج ہیں۔ جو لوگ ان کے شہروں میں آمد و رفت رکھتے ہیں ان میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ ان کے اسالیب کتابت دو سو [۲۰۰] کے قریب ہیں۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ میں نے وہاں کے پایۂ تخت میں سونے کا ایک

---

[1] ثقافت پاکستان

[2] پاکستان کے پانچ ہزار سال بحوالہ ثقافت پاکستان

بت دیکھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ بدھ کا مجسمہ ہے۔ وہ ایک ایسا شخص ہے جو کرسی پر بیٹھا ہے اور اس کے ایک ہاتھ کی انگلیاں عقدِ انامل کے مطابق تیئس[۳۰] کے عدد کو ظاہر کر رہی ہیں۔ اس کرسی پر جو کچھ مرقوم ہے اس کا نمونہ یہ ہے:۔

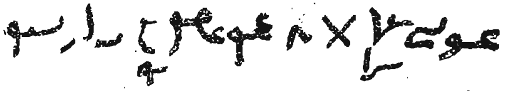

مذکورۂ بالا شخص نے یہ بھی بتایا کہ ان کے اکثر لوگ نو[۹] حروف سے لکھتے ہیں، جس کا نمونہ یہ ہے:۔

جس کا آغاز ا - ب - ج - د - ہ - و - ز - ح - ط سے ہوتا ہے۔ جب ط پر پہنچتے ہیں تو پہلے حرف پر لوٹ آتے ہیں اور اس کے نیچے اس طرح ایک نقطہ ڈال دیتے ہیں۔

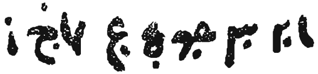

اور اس طرح وہ ی - ک - ل - م - ن - س - ع - ف - ص ہو جاتے ہیں۔ اور یوں گویا دس حروف پر دس کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ پھر جب ص تک پہنچتے ہیں تو اس طرح لکھتے ہیں کہ ہر حرف کے نیچے دو دو نقطے ڈالے جاتے ہیں۔ مثلاً

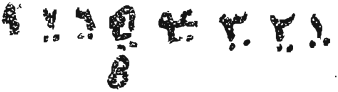

اس انداز سے یہ ق - ر - ش - ت - ث - خ - ذ - ظ ہو جاتے ہیں اور جب ظ پر پہنچتے ہیں تو حرف اول کے نیچے جو اصل میں ا ہے اس طرح ا تین نقطے ڈال دیئے جاتے ہیں۔ اس ترتیب سے تمام حروفِ معجم کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ اور ان کی مدد سے جو چاہتے ہیں لکھتے ہیں۔ (کتاب[۵] الفہرست)

---

[۵] ابن ندیم نے کتاب الفہرست شعبان ۳۷۷ھ میں تصنیف کی۔ اور ۲۰ شعبان ۳۸۵ھ کو فوت ہوا۔